تحریر = عبدالعلی ایڈووکیٹ

خاندنی منصوبہ بندی کے نقصانات

وزیر اعظم نواز شریف کی مشیر خصوصی عابدہ حسین ایک خاص گروہ سے وابستہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک آزاد خیال اور ملحدانہ نظریات کی حامل مغرب زدہ خاتون ہیں ۔ آج کل ان کی طرف سے خاندانی منصوبہ بندی کے حوالہ سے خلاف شریعت بیانات چھپ رہے ہیں جو موجودہ "اسلامی" حکومت کا بھی موقف ہے ۔ اس مناسبت سے درج ذیل مضمون شامل اشاعت کیا جا رہا ہے (ادارہ)

۱۔ مانع حمل گولیاں : یہ پچیس سے زائد قسم کی ہیں ہر گولی ہر عورت کے لئے موزوں نہیں بلکہ بہت نقصان پہنچا سکتی ہے ۔ اور یہ پتہ چلاتے چلاتے بہت نقصان پہنچ سکتا ہے ۔ گولی بلا ناغہ کھانی ہوتی ہے ۔ اگر کوئی ناغہ ہو گیا یا قے اور کسی وجہ سے گولی ہضم نہ ہوئی تو حمل ٹھہرنا یقینی ہوتا ہے ۔

ان گولیوں کے استعمال سے متلی ' موٹاپا ' سر درد ' بلڈ پریشر ' امراض قلب ذیابیطس اور چھاتیوں کا سرطان (Cancer) بھی ہو سکتا ہے ۔

ان گولیوں کے استعمال سے عورتیں اپنا قدرتی حسن کھو بیٹھتی ہیں اور طرح طرح کے بدنما دھبے اور دانے نکل آتے ہیں ۔

۲۔ انجیکشن : (PROGESTOGEN) انجیکشن سے تین ماہ تک حمل کا ٹھہرنا روکا جا سکتا ہے ۔ ہر تین ماہ بعد یہ انجیکشن لگوانا ضروری ہے ورنہ حمل ٹھہرنا یقینی ہے

انجیکشن کے استعمال سے ماہواری خون یا تو بالکل بند ہو جاتا ۔ یا کبھی کم اور کبھی زیادہ اور درد سے آتا ہے ۔ خون کی کمی اکثر ہو جاتی ہے ۔ جس کی وجہ سے عورت اپنا قدرتی حسن کھو بیٹھتی ہے ۔ جو کسی قیمت پر دوبارہ حاصل نہیں ہو سکتا ۔

۳۔ I.U.D یہ ایک طرح کا آلہ ہے جس کو عورتیں چھلا کہتی ہیں ۔ یہ عورت کی اندام نہانی میں لگا دیا جاتا ہے ۔ اگر یہ آلہ صحیح نہ لگا تو حمل ٹھہر سکتا ہے ۔ چھلا کے

استعمال سے بچہ دانی میں ورم ہو سکتا ہے ۔ ماہواری خون زیادہ دن اور درد سے آتا ہے ۔ اکثر خون کی کمی ہو جاتی ہے جسکی وجہ سے عورت اپنی رعنائی کھو بیٹھتی ہے ۔ بے چینی ' افسردگی میں گھری رہتی ہے ۔ چھلا کے استعمال سے Pregnancy Ectopic کا خطرہ ہوتا ہے اور اس کے لئے آپریشن ضروری ہو جاتا ہے ۔

۴۔ (STERILISATION) عورت کو اگر جننے کے ناقابل بنانا ہو تو آپریشن سے عورت کی (FALIOPIAN) ٹیوب کا منہ بند کر کے سی دیا جاتا ہے تاکہ بیضہ باہر نہ نکلے ۔ اس آپریشن کے لئے عورت کو تین چار روز ہسپتال میں رہنا پڑتا ہے ۔ یہ عمل پھر الٹایا نہیں جا سکتا ۔ یعنی عورت کو پھر بچہ جننے کے قابل نہیں بنایا جا سکتا ۔ (VASECTOMY) آپریشن میں خصیوں کو جانے والی نالی کو کاٹ کر اندر ہی دبا دیا جاتا ہے اور اس طرح سے تولید کا مادہ خارج نہیں ہوتا کہ حمل ٹھہر سکے ۔ یہ آپریشن پندرہ بیس منٹ میں ہو جاتا ہے اور مرد ہمیشہ کے لئے ہیجڑا اور نامرد بن جاتا ہے ۔

خاندانی منصوبہ بندی کی دوائیاں اور ترکیبیں پہلے یورپی اور پھر بڑھ چڑھ کر امریکی اور روسی قوموں نے تیار کیں ۔ یہ دوائیاں عیش و عشرت اور شہوت پرستی کے لئے بنائی گئیں ۔ تاریخ بتاتی ہے کہ دنیا میں ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے کہ جب کبھی کوئی قوم عروج پر پہنچتی ہے تو بے پناہ دولت اس کے قبضہ میں آتی ہے اور ہر طرح کا سامان عیش و تعیش بھی اس کو میسر آتا ہے ۔ ان دونوں کی بے حد فروانی کی وجہ سے وہ قوم سستی ' کاہلی اور شہوت پرستی کو اپنا شعار بنا لیتی ہے اور شہوت پرستی میں گمتہ ہونے کے لئے منشیات استعمال کرتی ہے اور ان کا اس درجہ استعمال کرتی ہے کہ کثرت زنا کاری اور لواطت سے بڑھ کر ہم جنس پسندی اور ہیروئن کے نشہ میں مبتلا ہو جاتی ہے ۔

اب تو معاملہ یہاں تک پہنچ چکا ہے کہ یورپ اور امریکہ کے پادری بھی ہم جنس پسندی میں پڑ گئے ہیں اور اس کے جواز میں کہتے ہیں کہ حضرت عیسی بھی ہم جنس پسند تھے اور اس لئے انہوں نے شادی نہیں کی تھی ۔

پس ماندہ اقوام کو خاندانی منصوبہ بندی کی ترغیب دینے کا مقصد

ا۔ خاندانی منصوبہ بندی کی آڑ میں پس ماندہ ممالک کے پڑھے لکھے ' ذی شعور طبقہ کو زنا کاری ' ہم جنس پسندی ' ہیجڑا اور بزدل بنانا ہے اور ان کی تعداد کم کرنا ہے تاکہ وہ اپنے عوام کی قیادت کے قابل نہ رہیں۔

۲۔ جاہلوں یعنی ان پڑھوں کی تعداد بڑھانا۔ پڑھے لکھے لوگ اس ڈر سے کہ ان کے بچوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ یہ دوائیاں استعمال کریں گے کیونکہ ان کے بچے پڑھ لکھ جانے کے بعد بھی ملازمت شادی تک ان پر بوجھ بنے رہتے ہیں۔ اس لئے مجبورا یہ دوائیاں استعمال کریں گے۔ اور اس طرح سے ان کی تعداد کم ہو جائے گی یا عیاشی اوباشی میں پڑ جائیں گے۔

لیکن اگر کوئی غریب یہ دوائیاں استعمال کرے گا تو وقتی عیاشی کے لئے بچے کم کرنے کے لئے ہرگز نہیں۔ اس لئے کہ غریب کا بچہ جب پانچ سال کا ہو جاتا ہے تو گھر کا کماؤ فرد بن جاتا ہے۔ اس لئے غریب کی خواہش اور کوشش یہی ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ بچے پیدا کرے جبکہ مہنگائی ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت بڑھائی جا رہی ہے تو وہ اور بھی زیادہ کوشش کرنے پر مجبور ہے۔ اس منصوبے سے پڑھے لکھوں کی تعداد کم سے کم ہوتی جاتی ہے اور ان پڑھوں ' جاہلوں کی تعداد روز بروز بڑھتی جاتی ہے

۔

۳۔ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں میں بدکاری پھیلانا۔

دنیا کے سب ممالک میں یہاں تک کہ امریکہ میں بھی ابھی کچھ ایسے شریف گھرانے ہیں کہ ان کی شریف لڑکیاں ' لڑکوں سے اس ڈر سے خلط ملط نہیں ہوتیں کہ کہیں حمل نہ ٹھہر جائے۔ کیونکہ حمل ٹھہرنے سے ان کی خاندانی شرافت ختم ہو جائے گی۔ اور زندگی تباہ ہو جائے گی۔ اب مانع حمل گولیوں کے استعمال سے حمل ٹھہرنے کا امکان قریب قریب ختم ہوگیا ہے۔ اس وجہ سے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں میں بدکاری روز بروز بڑھ رہی ہے اور عورتیں اس راہ میں مردوں سے دو قدم آگے نکل گئی ہیں۔ اب وہ نہایت بے باکی سے بازاروں میں اپنے مصنوعی حسن کی نمائش کرتی پھرتی ہیں۔

قرآن پاک اور نسل کشی

قرآن پاک نسل کشی و بے حیائی کے کاموں کے متعلق کیا حکم دیتا ہے ۔ ملاحظہ فرمائیں ۔

(اے پیغمبر! ان سے کہو ۔ آؤ میں تمہیں کلام الٰہی سے) سنا دوں جو کچھ تمہارے پروردگار نے تم پر حرام ٹھہرایا ہے خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ ۔ ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو ۔ اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو ہم تمہیں روزی دیتے ہیں اور انہیں بھی دیں گے اور بے حیائی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ ۔ کھلے طور پر ہوں یا چھپی ہوئی ۔ اور کسی جان کو قتل نہ کرو ۔ جسے خدا نے حرام ٹھہرا دیا ہے ۔ ہاں یہ کہ کسی حق کی بناء پر قتل کرنا پڑے ۔ (جیسے قصاص میں) یہ ہیں وہ باتیں جن کی خدا نے تمہیں وصیت کی ہے ۔ تاکہ تم سمجھ بوجھ سے کام لو ۔ (سورہ ۶ آیت ۱۵۱)

ایک دوسری جگہ اللہ پاک فرماتا ہے :

" اور (دیکھو) ہم نے زمین کی سطح پھیلا دی (یعنی ایسی بنا دی کہ تمہارے لئے بچھے ہوئے فرش کی طرح ہو گئی) اور اس میں پہاڑ گاڑ دیئے ۔ نیز جتنی چیزیں اگائیں سب وزن کی ہوئی اگائیں ۔ اور تمہارے لئے معیشت کا سارا سامان مہیا کر دیا ۔ اور ان مخلوقات کے لئے بھی کر دیا جن کے لئے تم روزی مہیا کرنے والے نہیں ہو ۔

اور دیکھو کوئی چیز ایسی نہیں ہے کہ اس کے ذخیرے ہمارے پاس نہ ہوں ۔ مگر ہم انہیں ایک ٹھہرائے ہوئے اندازہ کے مطابق ہی بھیجتے ہیں ۔

(سورہ ۱۵ آیات ۲۰ ـ ۱۹)

ان آیات کی روشنی میں حکومت سے گذارش کروں گا کہ وہ اللہ پر ایمان لائیں صرف اسی سے ڈریں ۔ صرف اسی سے مدد مانگیں ۔ امریکنوں کا طوق غلامی اتار پھینکیں اور ہرگز ان سے نہ ڈریں ۔ امریکہ اور روس دونوں اب کاغذ کے شیر رہ گئے ہیں ۔

علماء کا فرض ہے کہ نیکی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں ۔ انہیں چاہئے کہ محراب و منبر سے بازاروں ، محلوں اور گلی کوچوں میں جا کر عوام کو بتائیں کہ خاندانی

(بقیہ صفحہ ۱۱ پر)